رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۳۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اک شعبۂ ایمان محبت ہے وطن کی
گر بار خدا جسپہ وہ عزت ہے وطن کی
ہر قوم میں ہے جذبۂ ایثار اسی سے
بے فیض ہے جس کو نہیں الفت ہے وطن کی
(محسن کاکوروی)

کاکوری اخبار

پانزدہ روزہ

سالانہ چندہ ۲ | فی پرچہ ۲

جلد ۹ | کاکوری شنبہ ۱۶ مارچ ۱۹۴۳ء مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ | نمبر ۲۲

ادبیات

شمائل نبوی صلعم

(از علامہ حاجی نور الحسن نیّر مرحوم مغفور کاکوروی)

حسب ذیل بند حضرت نیّر مرحوم کے غیر مکمل مسدس سے انتخاب کیے گئے جسکو آخر وقت میں لکھنا شروع کیا تھا لیکن عمر نے وفا نہ کی اور مسدس ناتمام رہا۔ نظر ثانی کی بھی مہلت نہ ملی۔

اللہ تری شان کی یہ جلوہ گری ہے
چلتی ہوئی ہر سانس نسیم سحری ہے
ارمان نہیں چھپتا ہے وہ شوخی سی بھری ہے
اک شمع ہے فانوس میں شیشے میں پری ہے
جس لبس چمکتی ہی ہو پھر نور کہاں ہے
خالی جو تجلی سے ہو وہ طور کہاں ہے

چلنے کی ہے صورت کہ جو اسود کعبہ
پر شش نظر آئی جو اٹھا آنکھ کا پردہ
ٹپکے سے ٹپکنے لگا میزاب کا نقشہ
آنسو گرے زمزم کی طرح ہوئی پیدا
آنکھوں کی سپیدی بنی احرام کی چادر
جام ہو مکہ چشم کا ہوتا ہی سراسر

جلکتی نہ اگر رحمت عالم سوئے پستی
صورت ہوتی کبھی آدم کی یہ بستی
افلاک رسالت کی نہ ہوتی کہیں ہستی
ایمان کے تاروں کیلئے خلق ترستی
یہ مہر منطا کبھی یہ ماہ نہ ملتا
بالفرض یہ ملتے مگر اللہ نہ ملتا

اللہ غنی مرتبہ محبوب خدا کا
معروف رضا جوئی میں فرمان قضا کا
وہ لگا تھا خدا بنا جو پنج کی ادا کا
تقدیر نے اسکے ہی جگر بند کو تاکا

رب ذوالجلال سے التجا

میں سوتا ہوں تو جاگتا ہے۔ میں روتا ہوں تو ہنستا ہے۔ میں مضطرب ہوں تو مطمئن ہے۔ آ۔ میری بھینچی دور کر اور سیاہ باطنوں کو اپنی جاری دکھا۔ غریبوں کے کام آنیوالے سن اور ایک کمزور بازو والے کی فریاد سن میں عاجز ہوں لاچار ہوں۔ نہ فوج ہے نہ تخت و تاج ہے۔ ایک محتاج ہوں بیکاری ہوں۔ تو قوت رکھتا ہے تو طاقت رکھتا ہے۔ آ۔ اور ایک شکستہ دل کی مدد کر۔

اے دلوں کے جل اٹھنے والے۔ تاریک دلوں کو روشنی سے بدلنے ہدایت کی مشعل دکھا۔ تاریکی سے روشنی کی طرف لا۔ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے فرائض سے آگاہ ہوں۔ دنیا سے سیاہ کاری کو مٹائیں۔ جوئے کو دور کریں۔ شرابخواری کو نیست و نابود کر دیں۔ سود خواری کا انسداد کریں۔

اس بزم میں بھی فرد ہے یکتائے زمانا
تھا لوث شہادت ہے مگر ایک گھرانا
استاد ازل کی ہوئی تعلیم میسر
اسرار لدنّی کے بھرے قلب میں جوہر
انوار الٰہی جو گرے عرش سے چھنکر
ہر سورۂ قرآں میں بچھی نور کی چادر
خلقت اسی پرتو سے ضیا لوٹ رہی تھی
خورشید رسالت کی کرن پھوٹ رہی تھی

اس رحمت عالم کا کچھ انداز جدا ہے
خالق نے اسے بھیج کے احسان کیا ہے
دل میں ہے جو امت کی ہدایت کی ہوا ہے
عالم کیلئے لب پہ ہدایت کی دعا ہے
ہر وقت یہ بخشش امت کی لگی ہے
پہلو میں کلیجہ نہیں اک آگ لگی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاکوری اخبار

جلد ۹ | ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۲

بارہ ربیع الاوّل

آج سے چوتھے دن ۱۲ ربیع الاوّل کی وہ مبارک تاریخ ہے جس کی صبح صادق کے وقت عام روایات کے مطابق حضرت سید لولاک حضور سرور دوعالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیائے فانی کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف فرمایا۔

اس مبارک و متبرک دن کے لئے آپ نے اپنے فرائض کا بھی کبھی احساس کیا اور یہ سمجھنے کی کوشش کی کہ اس مبارک دن کو کیونکر گذارا جائے۔ اور اس یادگار دن کے لمحے اور گھنٹے کن باتوں میں صرف کئے جائیں جن سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل ہو۔ مسلمانوں کو اپنی تمامتر توجہ اس دن ایسے کاموں کی طرف مرکوز کرنا چاہیے کہ صحیح معنی میں یہ دن "یوم النبی" یا "عید میلاد" کہے جانے کا مستحق ہو اور ہم سچے مسلمان کی صورت میں نظر آئیں۔ یہ امر ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ حضور انور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کا جو معیار زندگی میں تھا وہی زندگی کے بعد بھی ہے۔

۱۲ ربیع الاوّل انسانیت کے اقبال کا تہوار ہے۔ اس دن تمام لہو ولعب، تکلفات ونمائش، اسراف وفضول خرچی کو ترک کرکے اسلامی احکام کی اطاعت کریں۔ حق پرستی اور دیانتداری کے ساتھ خدا و رسول کی سچی قبولیت حاصل کرنے کے لئے کفر وباطل کے تمام رشتہ کاٹ دیں۔ تمام نافرمانیاں ترک کردیں اور پورے طور پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی بن کر اخلاص و یکجہتی۔ اتفاق واتحاد۔ ہمدردی ویگانگت کے ساتھ بد اخلاقی۔ جوا۔ شراب حرامکاری اور دیگر ممنوعات سے ترک کرنے کی تلقین کریں۔ اور نیکی۔ عدل۔ محبت۔ سچائی پاکبازی کا ایسا مظاہرہ کریں کہ غیر بھی دیکھ کر متاثر ہوں اور متحدہ قوت کی ایسی نمائش ہو کہ اسلام کی حقانیت کو مخالفین بھی مان جائیں۔

۱۲ ربیع الاوّل کی صبح کو جو رسول اللہؐ کی ولادت مبارک کا وقت ہے تمام قصبہ کے مسلمان بیدار ہوں اور نماز فجر ادا کرکے گناہوں سے توبہ کریں۔ دعا مانگیں۔ نیکی اور اطاعت کے لئے گڑگڑائیں۔ مغفرت کی التجا کریں۔ ممکن ہے کہ اس درگاہ بے نیاز میں ہماری زاریاں مقبول ہوجائیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ رحمت کے دروازہ کھل جائیں اور موجودہ عذاب نکبت آن کی آن میں مبدل بہ ثواب فارغ البالی ہوجائے۔ اس طرح تمام دن یعنی نماز عصر تک اتحاد اسلامی اور تنظیم المسلمین کا پرچار کرکے و نیز اپنے ذاتی ہی صرف نہیں بلکہ سیاسی و مذہبی اختلافات کو بھی رفع کردینے کا تہیہ خلوص دل سے کریں اور سب چھوٹے وبڑے۔ امیر وغریب ایک جان دو قالب ہوکر آثار النبی صلعم کی زیارت کے لئے تکیہ شریفہ کاظمیہ کی مسجد میں حاضر ہوں جہاں موئے شریف کی زیارت سے مسلمانوں کے ایمان میں تازگی پیدا ہوگی اور چونکہ موئے مبارک میں شاخیں نکلی ہیں اس لئے مسئلہ حیات نبوی صلعم کے برحق ہونے میں شک شبہ نہیں۔

بقول ہمعصر "اخبار ایمان" یہ وہ مبارک تاریخ ہے جبکہ انسانیت کے آخری نبی اس عالم گل میں جلوہ افروز ہوئے تھے۔ یہ دین حق کے مبلغ اعظم اور ہدایت الٰہی کے ہادی کل کے ظہور کی تاریخی یادگار ہے۔ یہ مقدس تاریخ آزادی کا نوروز ہے۔ یہ بابرکت دن حریت وحق پرستی کی عید ہے۔ اس دن خدا تعالےٰ کے خزانے کی سب سے بڑی نعمت دنیا کو دیگئی تھی۔ یہ وہ پہلا دن ہے جبکہ خود مشیت الٰہی نے حضرت رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کرکے دنیا میں سچائی وحق کی اشاعت کے لئے آخری قدم اُٹھایا ــــ اور ظہور اسلام کی اوّلین اور آخری کرن کا نوع انسان کو جلوہ دکھایا۔ اخلاق۔ روحانیت۔ عبدیت وانسانیت کبریٰ کے شاہنشاہ حقیقی نے پہلی مرتبہ فضائے ارضی میں زندگی

کی پہلی سانس لی۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک خدائے قدوس کے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی جس مولود مقدس کی بشارتیں دیتے رہے صحن زمین پر ۱۲ ربیع الاوّل کو اُسکی رونمائی کی رسم پاک ادا کی گئی تھی۔ آؤ۔ اس یوم عظیم کی عظمتوں کو خود بھی سمجھیں اور نوع انسان کو بھی یہ عظمتیں سمجھائیں! اس رازِ توحید کو انسانیت پر فاش کریں جو ۱۲ ربیع الاوّل کو دیا گیا۔ ہم سب رسول اللہ کے امتی قدرت الٰہی کے اس سرِ مخفی کے امانت دار ہیں۔ آؤ! ۱۲ ربیع الاوّل کی بخشی ہوئی امانت کا حق ادا کریں۔ اور من حیثیت القوم خدا اور انسانیت کے سامنے سرخرو ہو جائیں۔

چونکہ ۱۲ ربیع الاوّل توحید محبت اور وحدت و اخوت کے پیغامبر اعلیٰ کی ولادت کی یادگار ہے اسواسطے ہم مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس دن اتحاد انسانی کا جھنڈا بلند کریں اور اس یوم عظیم کو تمام انسانیت کے لئے صلح کی عید اور محبت کا نوروز بنا دیں۔

معدہ کی فریاد

لوگ یہ شکایت کرتے سُنے گئے ہیں کہ میرا معدہ اکثر خراب رہتا ہے جب دیکھو کھٹی ڈکاریں۔ کبھی بدہضمی۔ میں معدہ کی اس آئے دن کی خرابی سے پریشان رہتا ہوں۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو عموماً اطبا سے کہے جاتے ہیں اور اُن سے معدہ کی شکایت کی دوا طلب کیجاتی ہے۔

مناسب یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو اپنے سوال کا جواب طبیب کے بجائے خود معدہ سے لینا چاہیے۔ سُنیئے معدہ کیا کہتا ہے اور اسکی فریاد کیا ہے:۔

اجازت ہو تو آپ کی "خرابی معدہ" کی داستان کا وہ حصہ جسکا مجھ سے تعلق ہے میں ہی آپ کو سنا دوں۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے درد اور تکلیف سے آپ خواہ کتنے ہی بے چین ہوں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اسمیں میرا کچھ قصور نہیں ہوتا۔ آپکے حکیم صاحب نے اُس روز آپ سے کہا تھا کہ تمہارا معدہ خراب ہے۔ یہ صریح جھوٹ ہے میں ہرگز بُرا یا خراب نہیں ہوں، معدے کبھی شرارتیں نہیں کرتے انہیں کرنے کیلیے اور بہت سے کام ہیں۔ آپ لوگوں کو آجتک یہ معلوم نہیں ہو کہ معدے کے ساتھ کس قسم کا سلوک کرنا چاہیے۔ آپ کو تو بس یہ آتا ہو کہ دنیا بھر کی الا بلا معدہ کے اندر ٹھونس دی اور اُسے حکم ہے کہ اسے ہضم کر دو۔ اپنی بساط بھر وہ محنت کرتا ہو لیکن ایک معدہ دس معدوں کا کام کیسے انجام دے سکتا ہے اس سے جب اتنا کام نہیں ہوتا تو حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ معدہ خراب ہے، غور فرمایئے یہ کیا انصاف ہے!

اب ذرا دیکھیے کہ ایک معدہ کیلیے دنیا میں کسقدر کام ہے کم سے کم دو ورنہ تین اور چار چار بار غذا کے پارسل وصول کرنا۔ اُسے اس قابل بنانا کہ اس سے عمدہ اور صالح خون بن سکے۔ جسم کو نشو و نما کے ذرائع مہیا کرنا اور جسم کی صحت کے قیام میں مدد دینا۔ میرے خیال میں ایک شریف اور اچھے معدے کے لئے اتنا کام بہت کافی ہے۔

قدرت کے کارخانہ میں ابھی تک اس قسم کے معدے تیار نہیں ہوئے ہیں جو دن رات لگاتار کام کرتے رہیں اور تھکیں بھی نہیں۔ بدن کے اور اعضا کی طرح معدہ کو چھٹی اور آرام کی ضرورت ہے۔

اب ظاہر ہے کہ اگر آپ بہت رات گئے کھانا کھائیں یا رات کے وقت خوب بہت سی مقدار میں دیر ہضم اور ثقیل چیزیں کھائیں تو اسکے معنی یہ ہیں کہ آپ میرے آرام کے دشمن ہیں اور نہیں چاہتے کہ رات میں بھی مجھے ذرا آرام کا موقع ملے۔ ایسی حالت میں مجھے ساری ساری رات کام کرنا پڑتا ہے اور یہ زبردستی کی بیگار میں اتنی اچھی طرح انجام نہیں دیتا جیسا کہ مجھے کرنا چاہیے۔

ابھی اور ملاحظہ فرمایئے۔ آپ کو کھانا کھائے تھوڑی سی دیر ہوئی ہے کہ آپ پھر کچھ کھانے پر تیار ہو گئے ابھی میں آپکے ناشتہ ہی کو ہضم کرنے نہیں پایا تھا اور دنیا بھر کی خاک بلا جو آپنے بطور ناشتہ نوش فرمائی تھی اسی کو پیسنے کے جھگڑوں میں پھنسا ہوا تھا کہ جناب نے ایک بڑا پارسل اور ارسال فرما دیا۔ اب بتلایئے کہ غریب معدہ اُسے کہاں رکھے۔ آپ کی یہ حرکتیں میرا سارا نظام درہم برہم کر دیتی ہیں۔ آپکے ناشتہ کو ذرا قریب قریب

ہضم کر چکا تھا اور اب جو کچھ آپ نے بھیجا اُسکے ہضم کے لیے مجھے تین چار گھنٹے درکار ہیں اسلیے وہ ناشتہ بھی میرے جوف میں پڑا رہیگا جب تک یہ تازہ عطیہ ہضم نہ ہولے اور اس گڑبڑ میں نہ ناشتہ ہی ٹھیک ہضم ہوتا ہے نہ یہ دوسرا کھانا۔

اسکے علاوہ ایک مصیبت اور ہے۔ آپ اپنا کھانا اچھی طرح چبا کے کیوں نہیں کھاتے؟ آخر آپ نے یہ کیوں فرض کر لیا ہے کہ آپ کے منہ کی طرح آپکے معدہ کے بھی دانت ہیں! غذا کے وہ ٹکڑے جو اچھی طرح چبے ہوئے نہوں میرے لیے سب سے بڑی مصیبت ہوتے ہیں۔ اب میں انہیں پیسنے کیلیے چکی کہاں سے لاؤں۔ مجھے ان سے انتہائی تکلیف ہوتی ہے اور میری تکلیف سے آپ کو اذیت پہونچتی ہے۔ اس موقع پر آپ اور حکیم صاحب دونوں کہہ دیتے ہیں کہ معدہ خراب ہے۔

جناب والا! اگر معدہ سے ٹھیک کام لینا ہے تو پہلے معدہ کا احترام کیجیے اور احترام کرنا آپ کو نہیں آتا تو سیکھیے۔

(رسالہ ہمدرد صحت)

بیگم روئی

اصل نسل سے ہندوستانی ہیں۔ مگر سپید رنگ کی وجہ سے نرم و نازک جسم کے سبب سے اپنے آپ کو یورپین سمجھتی ہیں۔ کھلی ہوا میں رہنا پسند ہے۔ سبزہ زار میں پلی بڑھی ہیں۔ گرمیوں میں شملہ چلی جاتی ہیں۔ سردیوں میں گورنمنٹ آفس کے ساتھ دلی چلی آتی ہیں۔

غریب ہندوستانیوں کو ان سے بڑی محبت ہے۔ ان کی بڑی قدر کرتے ہیں سینے سے لگاتے ہیں۔ سر پر بٹھلاتے ہیں۔ شب کو اپنے برابر سلاتے ہیں۔ مگر یہ پھر بھی ناراض ہیں۔ ہندوستان میں رہنا بالکل پسند نہیں کرتیں۔ اسی لئے ولایت چلی جاتی ہیں۔ مانچسٹر اور لیورپول میں ان کا مشینوں کے ذریعہ خیر مقدم کیا جاتا ہے۔

چند مہینے ولایت میں رہنے کے بعد پھر ہندوستان واپس آتی ہیں۔ جب ہندوستان سے گئی تھیں تو فیشن سے بالکل ناآشنا تھیں۔ نائٹ گون اور ڈریس سے ناواقف تھیں۔ دن رات سفید لباس پہنے رہتی تھیں۔ اب ولایت سے واپس آئی ہیں تو نئے نئے فیشن کے ڈریسوں میں ہزاروں رنگینیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ جب ہندوستان میں تھیں تو انکی قیمت بہت کم تھی۔ ولایت جا کر لیورپول اور مانچسٹر کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد بہت زیادہ قیمتی ہو گئی ہیں۔ جب ہندوستان میں رہتی تھیں تو ٹاٹ کے بورے کو اپنا بیڈ روم سمجھتی تھیں۔ دہقان کے چھپر کو پھونس کی کوٹھی خیال کرتی تھیں۔ اب ولایت سے واپس آئی ہیں تو نہایت خوبصورت شیشہ کی الماریوں کو ڈرائنگ روم بنایا ہے۔ ایک جنرل مرچنٹ کی دوکان انکا بنگلہ ہے۔ (ماخوذ)

ٹائم پیس

(از م رش ، حقی بی اے (علیگ))

رات کے دو بجے ہونگے میں غنودگی کے عالم میں پلنگ پر لیٹا ہی تھا کہ کسی نے آہستہ سے کان کے پاس آکر بڑے پیار سے کہا۔ کیوں صاحب مزاج کیسا ہے؟ میں چونک سا گیا۔ مڑ کر دیکھا تو ٹائم پیس تھی۔ اسکا دل دھڑک رہا تھا۔ میں نے منھ بنا کر نظریں پھیر لیں۔ نہ جانے میری اس کی کیوں نہیں بنتی۔ رات کے سناٹے میں اس کے دل کی دھڑکن صاف سنائی دے رہی تھی۔ کھٹ کھٹ۔ کھٹ کھٹ۔ بتدریج اس کھٹ کھٹ نے پھر الفاظ کی صورت اختیار کر لی۔

وہ بولی۔ آپ مجھ سے کچھ خفا تو نہیں ہیں۔ میں نے کہا خفا نہیں بھی ہوں تو اب ضرور ہو جاؤنگا۔ آخر دو بجے رات کو یہ سرگوشی کی کیا سوجھی ہے۔ میں نے محسوس کیا کہ میرے ان الفاظ سے ٹائم پیس کھسیانی ہو گئی۔ اس نے معصومانہ میری طرف اسطرح دیکھا کہ مجھے بھی ترس آگیا۔ میں نے کہا نہیں میں تم سے خفا نہیں ہوں مگر اسوقت تم مجھے سونے دو تو اچھا ہے اور ہاں صبح ساڑھے سات بجے ضرور جگا دینا۔

بہت معقول دقت سونے کو لیٹے ہیں آپ۔ ٹائم پیس نے

طرزا کیا۔ اور کوئی ایک آدھ جزو کسی کتاب کا رہ گیا ہو تو پورا کر ڈالیے صبح ہوا ہی چاہتی ہے۔ ساڑھے سات اب بج جائیں گے۔ میرے جگانے کی ضرورت، نہ میرے سلانے کی ضرورت۔ آپ نے میرا کہا کس دن مانا تھا۔ صبح جگایا بھی تو وہی ہوگا کہ جھنجھلا کر لحاف میں منہ لپیٹ لیجیے گا۔ یہ اچھا انداز ہے۔ خود ہی جگانے کا حکم ملتا ہے اور جگاؤ تو یوں بے طرح ہاتھ مارتے ہیں کہ دم بخود رہ جاتی ہوں۔ آواز حلق میں اٹکی کی اٹکی رہ جاتی ہے۔

میں نے کہا۔ نہیں، آج صبح ضرور اٹھونگا۔ مجھے تمہاری یہ عادت البتہ نہیں پسند کہ اٹھ گئے ہوشیار ہوگئے اور پھر چلائے جا رہی ہیں۔ کل میں ضرور سویرے اٹھونگا۔ اور پھر کل سویرے سو بھی سکونگا اب تو خوش ہو۔

وہ پھر بولی۔ خدا توفیق دے۔ مگر امید کم ہے۔ آج کئی برس مجھے اس گھر میں آئے ہو گئے۔ میں نے سدا یہی طور دیکھا۔ کون سے عہد و پیمان آپ نے نہیں کیے۔ کیسی کیسی قسمیں نہیں کھائیں۔ مگر میں نے دیکھا کہ مجھ سے زیادہ ان نگوڑی اجاڑ صورت کتابوں کا ہی جب آپ پر چلا۔ مجھے تو آپ نے کوک بھی کبھی دی کبھی نہیں دی۔ اتنے عرصے میں ایک دن جو کوڑی بھر تیل بھی نصیب ہوا ہو۔ نہ وہ پہلا سا رنگ و روغن رہا، نہ وہ توانائی۔ چلنے میں بھی اب تو تکلف ہونے لگا ہے۔ کسی دن تھک ہار کے بیٹھ رہی تو یاد کیا کروگے۔ دن رات جلتی اپنے کھوئے ہوئے شباب کو روتی ہوں۔ کچھ تمہاری عادتیں ہی سدھار جاتی تو سمجھتی کہ عمر عزیز ٹھیک لگی۔ مگر تم نے ایک دن کہا نہ مانا۔ صورت ہی سے بیزار رہے۔ دوسری ٹائم پیسوں کو دیکھتی ہوں کچھ رنگ و روپ میں مجھ سے اچھی نہیں۔ بہتیریوں کی تو آواز بھی نگوڑی بھیانک ہے۔ مگر مجھ سے لاکھ درجے اچھی حالت میں رہتی ہیں۔ کیا مجال جو ان کی کوک ناغہ ہو جائے۔ جیتی ہوئی راج کرتی ہیں۔ اشاروں پر چلاتی ہیں۔ صبح جہاں وہ غرائیں اور حضرت فوراً اٹھ بیٹھے اور رات کو جہاں انگلی اٹھائی کہ اب بارہ بج گئے ہیں فوراً کان دبائے پلنگ پر جا لیٹے۔

میں نے کہا۔ تو چار پیسے کی ٹائم پیس مجھے دیدے دکھاتی ہے۔ یہ جسم ناتواں اور یہ بارہ ہاتھ کی زبان، وہ اور ہونگے جو تمہارے اشاروں پر چلتے ہوں گے۔ بڑی بیچاری حکم چلانے والی۔ اور یہ آخر تم نے سمجھا کیا ہے۔ ایاز قدر خود بشناس۔ ذرا اوسان میں رہو، مجھے ایسا اخلاص پسند نہیں۔ جیسے میری ــــ

وہ بولی۔ اوئی نوج یہ آپ نے کیا خیال فرمایا۔ میں تو آپ کی خدمت گزار ہوں۔ جو کچھ کہتی ہوں آپ کے بھلے ہی کے لیے کہتی ہوں اور ہاں یہ آپ نے تحقیر تو میری کی ہے۔ مگر میں ایسی کوئی گری پڑی کہیں سے نہیں آئی تھی۔ خدا کے فضل سے اچھے گھرانے کی ہوں۔ میرے خاندان کا نام دنیا بھر میں مشہور ہے۔ ہمارے ہاں کی گھڑیوں کو لوگ گر گر لیتے ہیں۔ بے قدرا ایک آپ ہی کو پایا۔ یہ میری اصالت ہے کہ نبھا رہی ہوں۔ کوئی اور ہی ہوتی تو کبھی کا جواب دے چکی ہوتی۔ جہاں میں نے جنم لیا ہے وہاں پہلی تعلیم وفاشعاری کی دیجاتی ہے۔

ٹائم پیس بیچاری کا ناتا بن کے پیچھے پڑ گئی تھی بالآخر پابندی اوقات کا عہد لیکر چھوڑا۔ میں نے کہا دیکھو ہر چیز اپنا تابع بنانے کے در پے ہے۔ اس ذرا سی گھڑی میں بھی پوری حکومت پائی جاتی ہے۔ زندگی پابندی ہی پابندی کا نام ہے۔

(اخبار سرپنچ)

عربوں کا مستقبل

یہ تو یقینی ہے کہ عربوں کو خواہ انھیں یہ چیز کتنی ہی ناگوار ہو یورپ کے طیاروں اور دبابوں کے سامنے چار و ناچار سر اطاعت خم ہی کر دینا ہوگا۔ لیکن کامل یقین ہے کہ اس نوبی اطاعت کے بعد بھی وہ قرآن کو لے کر اپنی لڑائی جاری رکھیں گے۔ کیونکہ بلا شبہ قرآن مارکس کے سرمایہ اور ہٹلر کے صحیفہ "میری جد و جہد" دونوں کا جواب ہے۔ اگر ایک طرف ہٹلر کے اصول عمل یعنی آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت کا داعی اور مبلغ ہے تو دوسری طرف مارکس کے معاشی اور عمرانی نظریات کا بھی توڑ رکھتا ہے۔

عرب کا مستقبل سعودی دور کی اصلاحات پر تعمیر ہوگا۔ ابن سعود کا

کارنامہ یہ ہے کہ اس نے عربی اقوام کے نیم خوابیدہ قومی شعور کے لیئے ایک اخلاقی تحریک شروع کر دی۔ عربوں کے اس قومی احیار کی بابت برٹرم ٹامس لکھتا ہے۔ مسلمانوں کی تجدد پسندی کا ایک مذہبی پہلو بھی ہے۔ تعلیم یافتہ حلقوں میں بے دینی اور مذہبی بیزاری کے ایک دور کے بعد اب مذہبی احیار کا وقت آیا ہے۔ عربی النسل نوجوانوں میں اب ایسی تحریکیں پیدا ہو چلی ہیں جو اس اعتقاد پر مبنی ہیں کہ کسی جماعت یا قوم کے جسد سیاسی میں اسوقت تک صحت و توانائی پیدا نہیں ہو سکتی ہے جبتک کہ سیاست کی جڑیں مذہبیت کی زمین سے نہ پھوٹیں اور عالمگیر صلح و امن کا خواب اسوقت تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا جب تک کہ اقوام عالم میں باہمی اخوت کا احساس رواداری اور فراخدلی کے جذبات نہ پیدا کرے۔

اس زمانہ اور ان حالات میں عرب شہنشاہیت کا تذکرہ کرنا اور اسکی کامیابی کے امکان پر بحث کرنا۔ خیال آرائی کے محل میں بیٹھ کر ہوائی قلعے تیار کرنا ہوگا۔ لیکن سچ یہ ہے کہ حالات کی رفتار اس شہنشاہیت کو بہت جلد ایک زندہ حقیقت بنا سکتی ہے۔

فرانس کی شکست کے بعد جنرل ڈنٹز کا لڑائی جاری رکھنے سے انکار کر دینا ایک ایسا واقعہ ہے کہ جس نے شام اور لبنان کو ایک لاوارث ملک بنا دیا ہے۔ اٹلی، ترکی اور برطانیہ تین طرف سے موقع کے منتظر ہیں۔ ادھر جنرل موصوف نے شام کی آبادی سے استصواب نہیں کیا۔ اس ہنگامہ میں شامی عرب اپنی تیاریاں الگ کر رہے ہیں۔ وہ جو کچھ کرینگے اسکے لیے انہیں عراق، ترکی اور پوری عربی دنیا کی تائید حاصل ہوگی۔ حالات جیسے کچھ ہیں انہیں دیکھتے ہوئے اور فرانس کی شکستہ حالی کا لحاظ کرتے ہوئے شام کی آزادی ناممکنات میں سے نہیں ہے۔ یہ آزادی اتحاد عرب کا ہراول ہوگی۔ واقعہ یہ ہے کہ عربی دنیا شامی عربوں سے متوقع ہے کہ وہ اس راہ میں پہلا قدم اٹھائیں گے۔ کیونکہ شامی عرب سب سے زیادہ متمدن اور سب سے زیادہ تعلیم یافتہ اور ترقی پذیر ہیں۔ شام کی حقیقی آزادی سے عراق پر برطانیہ کی گرفت ڈھیلی ہو جائے گی اور اعراب فلسطین خاموش نہیں بیٹھیں گے۔ یہ خاہر ہے کہ برطانیہ کو ان کا حق دینا ہی ہوگا، خصوصاً جبکہ وہ دوسری طرف مصروف جنگ ہوگا۔ یہ ہیں امکانات جو موجودہ جنگ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اسکے باوجود بھی ابن سعود کا خیال ہے کہ ابھی اتحاد عرب کیلیے پچاس سال اور درکار ہیں۔ ابن سعود نے اپنے ایک دوست کو ایک بار خط میں لکھا، خارجی دباؤ سے آزادی حاصل کر لینا ہی حصول مدعا کیلیے کافی نہ ہوگا۔ ہمیں پہلے خود اپنے اوپر فتح حاصل کرنی ہوگی۔

یہ فتح خاموشی کے ساتھ جاری ہے۔ برٹرم ٹامس لکھتا ہے۔ اسلئے تقدیر کا پہیہ پورا چکر کاٹ چکا ہے ایک ہزار برس قبل عرب لوگ یورپ کو تہذیب کا درس دے رہے تھے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس زمانہ کے عرب یورپ سے تہذیب کا درس حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ ٹامس برٹرم نے جس پہیہ کا اشارہ کیا ہے وہ ایک اور چکر کاٹ سکتا ہے۔

عربوں کی روح امکانات سے لبریز ہے۔ عربوں کی آخری فتح میں ان کی دو صفات فیصلہ کن ہوں گی جو ہماری نسائی تہذیب میں ناپید ہیں یعنی انکی سچی شجاعت اور انکی حقیقی فراخدلی ممکن ہو یہ صفات عربی اقوام کو ایک بار پھر زمین کا وارث بنا دیں اور شجاعت و فراخدلی جو اس زمانہ مردہ ہو چکی ہے انسانوں کے سینوں میں زندہ اور مجسم ہو جائے۔

(جامعہ)

وطن کی خبریں

نوٹ:- اعزا و احباب اور جملہ اہل وطن سے جو باہر ہیں بطور وطن میں گذارش ہو کہ اپنے یہاں کی قابل اندراج خبریں اور اطلاعات دفتر میں روانہ کر کے مشکور کرتے رہیں۔ (اڈیٹر)

موسم:- دن کو اب گرمی ہونے لگی ہے۔ دھوپ میں کافی حدت پیدا ہو گئی ہے۔ مطلع عموماً صاف رہتا ہے۔ رات کو البتہ ابھی خنکی ہوتی ہے۔ اول ہفتہ مارچ میں دو چار دن غیر معمولی طور پر تیز ہوا چلنے سے کچھ سردی رہی۔ اب ہوا زیادہ تیز نہیں ہے۔ رات کو برآمدوں میں موٹی رضائی کی ضرورت پڑتی ہے۔ البتہ مچھروں کی پرورش باعث اذیت ہے اس سال مچھروں کی ابھی سے کثرت ہے۔ مجموعی حیثیت سے موسم خوشگوار ہے فصل ربیع ابھی کٹنا شروع نہیں ہوئی۔ غالباً ہولی کے بعد گیہوں کٹنا شروع ہوگا۔ اب کی لوگوں نے باغات انبہ کی فصلیں ابھی سے فروخت

کرنا شروع کر دی ہیں۔ ابھی تک درختوں میں کیریاں بھی صاف نظر نہیں آتیں فصلی باغات اچھے داموں بک گئے ہیں۔ تخمی درختوں میں اس سال کم بور آنا بیان کیا جاتا ہے۔

آب و ہوا:۔ کوئی خاص شکایت نہیں سنی گئی۔ تداخل فصلین کی وجہ سے نزلہ و زکام اور اعضا شکنی کی کچھ شکایات معلوم ہوئی ہیں۔

ولادت:۔ ۵ر مارچ ۱۹۷۵ء بروز جمعہ شام کے وقت مولوی معین الدین علوی (مولوی محلہ۔ لال املی) کے گھر میں بچی پیدا ہوئی۔ زچہ و لڑکی بخیریت ہیں۔ اللہ تعالےٰ مولود کو عمر طبعی کو پہونچائے اور اقبالمند ہو۔

چہلم:۔ مثل سالہائے ماسبق ۲۰ر صفر ۱۳۹۵ھ (۳ر مارچ ۱۹۷۵ء) (شنبہ) کے دن چہلم کے سلسلہ میں قصبہ میں مراسم عزاداری ادا ہوئے اور کافی تعداد میں تعزیے مختلف محلوں سے اٹھائے گئے جو معینہ راستوں سے ہوتے ہوئے چودھری محلہ میں جمع ہوئے اور براہ محلہ ولی نگر کربلا پہونچائے گئے۔ اس مرتبہ چودھری محلہ میں نہ صرف عام مجمع کم ہونا بیان کیا جاتا ہے بلکہ دکاندار بھی نسبتاً کم تھے۔ عشرہ محرم کی سی چہل پہل نہ تھی۔

زیارت:۔ قصبہ کاکوری میں موئے شریف حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارتیں حسب ذیل تاریخوں میں ہونگی:۔

(۱) ۱۱ر ربیع الاول۔ بمقام محلہ تنجیہ تلا۔ بعد نماز عصر (زنانی مجلس)

(۲) ۱۲ر ربیع الاول۔ بمقام مسجد تکیہ شریف کاظمیہ۔ بعد نماز عصر (مردانی مجلس)

(۳) ۲۲ر ربیع الاول۔ بمقام مولوی محلہ مسجد بارہ دری۔ بعد نماز عصر۔ (مردانی و زنانی مجلس)

نوٹ:۔ نماز عصر اول وقت پڑھنے کے بعد زیارتوں کا سلسلہ شروع ہو جائیگا۔ زائرین مقام زیارت میں جلد پہونچیں۔ مجمع کے انتظار میں تبرکات شریفہ کا زیادہ عرصہ تک کھلا رکھنا بے ادبی ہے۔

عرس:۔ (۱) حضرت مخدوم ملا عبدالکریم رحؒ کا سالانہ عرس محلہ قصبہ کی مسجد میں ۲ر مارچ ۱۹۷۵ء کو بعد نماز عصر منعقد ہوا تھا۔ ملا صاحب مغفور کی اولاد میں اکثروں نے (جو یہاں موجود تھے) شرکت کی۔ پنج آیت خوانی کے بعد فاتحہ پڑھا گیا اور حاضرین کو تبرک تقسیم ہوا۔

(۲) حضرت مولانا شاہ حبیب حیدر قلندر و مولانا شاہ تقی حیدر قلندر قدس سرہما کے فاتحے سالانہ بعد نماز مغرب بروز پنجشنبہ ۱۰ر ربیع الاول ۱۳۹۵ھ (۲۰ر مارچ ۱۹۷۵ء) بمقام تکیہ شریف کاظمیہ ہونگے۔ جنکا حسب ذیل نظام الاوقات بغرض اشاعت موصول ہوا ہے:۔

۱۰ر ربیع الاول۔ قرآن خوانی صبح سے شام تک۔ فاتحہ خوانی بعد نماز مغرب۔ محفل سماع بعد نماز عشاء۔

۱۱ر ربیع الاول۔ محفل سماع صبح سے دوپہر تک۔

معاودت وطن و روانگی:۔ (۱) خانصاحب مولوی ضیاء الحسن علوی ایم اے مع اپنی اہلیہ کے الہ آباد سے بسلسلۂ تعزیت مولوی عمادالحسن مرحوم تین چار دن کیلیے آئے تھے واپس گئے۔

(۲) لفٹنٹ محمد آصف علوی (محلہ تنجیہ تلا) کو جو رائل نیوی میں بمقام منورا (کراچی) تعینات تھے مزید تعلیم کیلیے دوبارہ انگلستان بھیجنے کا گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کاکوری کے یہ ہونہار نوجوان پہلے ہندوستانی ہیں جنکا انتخاب عمل میں آیا ہے۔ ہم اپنے عزیز کو ہم وطن کو دلی مبارکباد دیتے ہیں اور ولایت سے بخیریت واپس آکر ترقی مدارج حاصل ہونے کی دعا کرتے ہیں۔ اپنے والد منشی منظور علی علوی اور بھنو اور دیگر اعزا سے رخصت ہونے لکھنؤ چند روز کیلیے آئے تھے۔ بمبئی روانہ ہوگئے جہاں سے مارچ کے تیسرے ہفتہ میں انگلستان روانہ ہو جائیں گے۔

ولایت میں انکا پتہ یہ ہوگا:۔ لفٹنٹ ایم اے علوی (آر۔ آئی۔ این) بتوسط انڈیا آفس۔ لندن (انگلینڈ) عزیز مذکور کو خط لکھتے وقت یہ مد نظر رہے کہ معمولی ڈاک (آرڈنری میل) سے خط تین چار ہفتے میں پہونچے گا۔ ہوائی جہاز (ایر میل) یا ایک نئی چیز ایجاد ہوئی ہے (ایر گراف) جس سے خط ایک ہفتہ میں انکو ملسکے گا۔

صحت و سکون:۔ (۱) گذشتہ ہفتہ میں والدۂ مولوی غیاث الدین علوی (مولوی محلہ) کی طبیعت بہت خراب ہوگئی تھی۔ دن میں اتفاقیہ کئی دست آگئے تھے۔ شام کو طبیعت نڈھال ہوگئی اور غشی کی کیفیت طاری ہوگئی۔ فوراً طبی امداد سے ہوش آیا اور طبیعت بحال ہوئی۔ اب بفضلہ اچھی ہیں۔ خفیف ضعف ہے جو سن کا تقاضہ ہے۔

(۲) سید منیف الدین احمد (مولوی محلہ۔ لال املی) کو لکھنؤ میں دو دن شدید بخار آیا اور متعدد دست آگئے تھے۔ فوراً علاج سے بخار رفع

ہوگیا اور دست موقوف ہوئے۔ ضعف و اضمحلال ہے جو بتدریج دفع ہوجائے گا۔ زیادہ رخصت نہ ملنے کی وجہ سے اپنی ملازمت پر واپس گئے۔

(۳) والدۂ منشی عبدالرحمن علوی بی اے (احاطہ جعفر رضا صاحب) گونڈے سے واپس آگئی ہیں۔ مسوڑھوں کی تکلیف میں کمی ہے اور خدانخواستہ انکو کا جو اندیشہ تھا۔ لیڈی ڈاکٹر وغیرہ کی تشخیص اسکے خلاف ہوئی۔ مسوڑھوں میں ابھی ورم ہے۔

علالتیں:۔ (۱) جناب منشی احتشام علی صاحب کا مزاج گذشتہ عشرہ میں بہت خراب رہا۔ ہچکیوں کی تکلیف شدید رہی اور وقفہ وقفہ سے دست بھی آجاتے رہے۔ نقاہت و کمزوری بہت بڑھ گئی اب معلوم ہوا ہے کہ ہچکیاں کم آتی ہیں اور اسہال میں بھی افاقہ ہے کئی حکیموں کے مشورے سے علاج ہو رہا ہے۔ طبیعت مائل بسکون بیان کی جاتی ہے۔ اللہ جل شانہ جناب موصوف کو صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے۔

(۲) منشی محمد جواد علوی (محلہ قصبہ) کے متعلق دریافت ہوا ہے کہ لکھنؤ میں بجلی کے علاج سے کچھ سکون ہے۔ ہاتھ میں کچھ جنبش ہوتی ہے خداوند کریم جلد بالکل صحیح و تندرست رکھے۔

(۳) والدۂ خلیل احمد عباسی کو اسطرف شدید دورہ تو نہیں ہوا ضعف شدید ہے۔ غذا کی جانب رغبت بالکل نہیں ہے باری تعالےٰ رحم فرمائے۔

(۴) منشی زکی احمد علوی عرف نواب (محلہ باڑلی) کو شدید زکام ہوا تھا۔ دو دن بخار بھی آیا۔ کھانسی کی تکلیف کئی دن شدید رہی کہ تمام شب بیٹھے بیٹھے گذرتی تھی۔ حکیم حافظ عبدالحلیم صاحب کے علاج سے کھانسی کے شدائد میں کمی ہے اور اب رات کو نیند آجاتی ہے۔ خدا کرے انکی تکلیف جلد دفع ہو۔

(۵) معلوم ہوا ہے کہ لکھنؤ میں اہلیہ محمد عاصم قیس (محلہ ولی نگر) سخت علیل ہو گئی ہیں۔ نزلہ کیوجہ سے بخار آیا اور نصف سر میں سخت درد شروع ہو گیا جسکی وجہ سے اذیت سے ضعف شدید ہو گیا ہے۔ خداوند کریم جلد شفائے کلی عطا فرمائے۔

(۴) مولوی ضیاء الدین حیدر پر (۱۵ مارچ) ۲ بجے سہ پہر کو فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔ داہنی جانب اثر ہے۔ دماغ زیادہ متاثر ہے کل سے برابر غشی طاری ہے۔ مادہ بڑی تیزی سے گر رہا ہے۔ اطبا حالت خطرناک بتلاتے ہیں۔ دوا حلق سے نہیں اترتی۔ ڈاکٹر نے انجکشن دینا تجویز کیا ہے۔ خداوند کریم رحم فرمائے۔

متفرقات:۔ (۱) سنہ ۱۹۴۱ء میں جو مردم شماری ہوئی تھی اسکے اعداد شمار قصبہ خاص سے متعلق چیرمین صاحب ٹاؤن ایریا کمیٹی نے ہمکو بغرض اشاعت بھیجے ہیں جنکو ہم بصد شکریہ درج کرتے ہیں:۔

مسلم:۔ ۴۸۱۲ (مرد ۲۴۹۵۔ عورتیں ۲۳۱۷)

غیر مسلم:۔ ۳۲۶۱ (مرد ۱۷۵۵۔ عورتیں ۱۵۰۶)

کل میزان آبادی قصبہ کاکوری ۸۰۷۳ نفوس

(۲) یہ سنکر بڑی خوشی ہوئی کہ منشی محمد عارف علوی بی اے خلف منشی منظور علی علوی (محلہ تحجیہ تلا) کا انتخاب آنریری مجسٹریٹی کیلیے ہوا ہے اور انھوں نے مین پوری میں کام شروع کردیا ہے امید ہے کہ وہ اپنے فرائض کو نہایت دیانت و مستعدی سے انجام دینگے اور انشاء اللہ جلد مزید اعزازات حاصل ہونے کی خوشخبری سنی جائے گی۔

(۳) معلوم ہوا کہ گذشتہ ہفتہ میں کیشو بقال ساکن کٹرہ بازار کی لڑکی کی بارات بیچلے گنج لکھنؤ سے بڑی دھوم دھام سے آئی تھی متعدد چوکیاں باجوں کی تھیں اور بکثرت سامان آرائش کا تھا۔ آتشبازی بھی خوب چھوٹی اور کئی طائفے ناچ کے تھے۔ تین دن محلے میں خوب جشن رہا اور عوام کو ناچ وغیرہ میں خوب دلچسپی رہی۔

حضرت مولانا شاہ حبیب حیدر قلندر کے سالانہ فاتحہ کی اطلاع آج کی اشاعت میں شائع ہے۔ "تذکرہ حبیبی" حضرت ممدوح کا نہایت بسیط و مکمل ملفوظ بزبان اردو دو حصے میں ہے۔ جسمیں صاحب ملفوظ کے حالات بجوار اصول طریقت درج ہیں اور تعلیم و تربیت کیلیے آپکے ارشادات و مکتوبات و ادعیہ ماثورہ وغیرہ جمع کیے گئے ہیں اور آپکے خلفا وغیرہ کے حالات بھی ہیں۔ اسکی عبارت شگفتہ اور طرز بیان نہایت دلچسپ و دلنشین ہے۔ ۴۳۲ صفحات کی کتاب نہایت عمدہ چھپی ہے [illegible]۔

(سید توسل حسین نے یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ میں چھاپا اور سید محمد مشیر الدین نے مولوی محلہ (لال امی) کاکوری سے شائع کیا)